https://ataunnabi.com

دل سے نکلی آواز پر رقص کرتے ہوئے
خوب صورت موتی

تسبیح کے دانے

پیر طریقت، رہبر شریعت

تالیف

مفتی محمد فیض احمد اویسی

حضرت علامہ مولانا

باہتمام

سید حمزہ علی قادری

عطاری پبلشرز

www.FaizAhmadOwaisi.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تَسبیح کے دانے

مصنف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ **مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی** مدظلہ العالی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

نحمدهٗ ونصلی ونسلّم علی رسوله الکریم

پیش لفظ

نجدی حکومت کے شیوخ صوفیہ کرام رحمہم اللہ کے ایسے دشمن ہیں جیسے یہودی مسلمانوں کے مقتداؤں کے۔لیکن صوفیہ کرام رحمہم اللہ کی کرامت سمجھئے کہ سعودی حکومت کے باشندے تسبیح خوب ہلاتے ہیں حرمین طیبین میں عربی لوگ کیسے تسبیح خوان ہیں۔

بدعت کے مُفتی صرف اپنی عادت پر مجبور ہیں ورنہ اِسلامی قاعدہ ہے کہ اصل مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت ہو تو اِس کے طریقے بدلتے رہتے ہیں اِن طریقوں کی تبدیلی کا نام بدعتِ حسنہ ومباحہ وغیرہ ہے۔مثلاً مسجد شریف کی تبدیلیاں کس طرح ہیں قرآنِ مجید کو دیکھئے کہ خیرُ القرون سے تا حال اِس کی ہیئت میں کتنی تبدیلیاں آئی ہیں۔یہی تسبیح کا حال ہے کہ اِس کی اصل تو حضور ﷺ اور صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ عنہم میں موجود ہے۔ہیئت اور طریقہ بدلا ہے۔طریقہ بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔

فافهم ولا تكن من الوهابيين

فقط والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد! اَوراد ووظائف مثلاً درود شریف اور تسبیح وتہلیل وغیرہ کو گنتی کے طور کسی شمار کے ذریعہ مثلاً کھجور کی گٹھلیاں۔ چنے اور کنکریاں وغیرہ یا اِسے دھاگے میں پرو کر پچیس (۲۵)، پچاس (۵۰)، ایک سو (۱۰۰)، پانچ سو (۵۰۰)، ایک ہزار (۱۰۰۰) کے دانہ کی تسبیح پر محض اِسے شغلِ ذکر کا ذریعہ سمجھ کر (تاکہ مشاغل دنیویہ ودیگر اُمورِ ضروریہ میں دل نہ لگے) اِن مذکورہ اشیاء پر پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ اہلسنّت کے نزدیک بلاشبہ جائز ہے بعض فرقوں میں نہ صرف ناجائز بلکہ حرام قطعی اور شرک سے نیچے کوئی پناہ نہیں۔ چنانچہ ہمارے پڑوس میں بستی مہند ضلع رحیم یار خان میں شمار کی گٹھلیوں کو جلا دیا گیا اور یہ محض ہٹ دھرمی اور ضد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

کی بنا ہے پرورنہ اِس کا ثبوت اَحادیث صحیحہ سے ملتا ہے چنانچہ سیدنا جلال الملتہ والدین حضرت اِمام سیوطی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے اِس موضوع پر ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے جس کا نام المنحہ فی السبحہ ہے جو کہ آپ کے فتاویٰ الحاوی صفحہ ۳۶ تا صفحہ ۴۲ جلد دوم مطبوعہ مصر میں ہے۔فقیر اِس کی شرح کر کے ''تسبیح کے دانے'' کے نام سے موسوم کرتا ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

احادیثِ مبارکہ

حدیث نمبر1

عن ابی عمر رضی اللّٰہ عنہ قال رأیت النبی ﷺ یعقد التسبیح بیدہ (رواہ ابن ابی شیبہ وابو داؤد والترمذی والنسائی والحاکم وصححہ)

فائدہ

حدیثِ صحیح سے اِتنا ثابت ہوگیا کہ اَوراد و وظائف کو گنتی کے طور انگلیوں کو ذریعہ بنانا جائز ہے اسی سے فقہ کے استنباط کے مطابق گٹھلیوں وغیرہ کا ثبوت بھی باہم پہونچا۔

حدیث نمبر2

عن بسیرہ رضی اللّٰہ عنہا قالت قال رسول اللّٰہ ﷺ علیکن بالتسبیح والتھلیل والتقدیس ولا تغفلن وتنسین التوحید واعقدن بالا فانھن مسئولات ومستنطقات (رواہ ابن ابی شیبہ ، ابو داؤد والترمذی والحاکم)

فائدہ

علامہ سیوطی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں یہ بُسیرہ بی بی مہاجرات سے ہیں (رضی اللّٰہ عنہا)

مسئلہ

اِس حدیث شریف میں ذکرِ الٰہی کو شمار کر کے اور اِسے انگلیوں کو وسیلہ بنا کر پڑھنے کا اَمر ہے اگر یہ اَمرِ مُحدث ہے

www.faizane-owaisia.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لیکن اِس کے حکم سے اِنکار تو نہ ہو مشائخ کرام رحمھم اللّٰہ کے اذکار و وظائف اور اَوراد وغیرہ کا سلسلہ بھی مدنظر ہو کہ انہوں نے انگلیوں کی بجائے گٹھلیاں وغیرہ کو ذریعہ بنایا ہے۔ اِس سے سہولت بھی مدنظر ہے وہ یہ کہ کثیر التعداد ذکر کو انگلیوں پر گننے سے تھکان اور پھر سستی لاحق ہو جاتی ہے جو نفسِ امارہ کے حملہ کا ایک سبب ہے۔ مشائخ عظام رحمھم اللّٰہ تعالٰی نے اپنے منسلکین کو شیطان کے ہر حملہ سے بچانے کی تدبیریں کیں منجملہ اِن کے یہ بھی ہے کثیر التعداد ذکر کے لئے تسبیحات اور گٹھلیوں پر رواج دیا۔ ورنہ معمولی اور مختصر اَوراد کو تو وہ حضرات بھی انگلیوں پر پورا کرتے کراتے ہیں۔ جیسے بعد نماز کے تسبیح تہلیل وتکبیر اور چشتیہ کرام کے ہاں فرض نماز کے بعد دس (۱۰) بار سورۃ اخلاص وغیرہ۔

حدیث نمبر3

عن صفیة رضی اللّٰہ عنہا قالت دخل علیّ رسول اللّٰہ ﷺ وبین یدیّ اربعةُ الاف نواة اسبح بھن فقال ماھذا یابنت حی قلت اسبح بھن قال قد سبحت منذ قمت علی راسک اکثر من ھذا قلت علّمنی یارسول اللّٰہ قال قولی سبحان اللّٰہ عدد ماخلق من شئی (رواہ الترمذی والحاکم والطبرانی)

فائدہ

حضرت علامہ سیوطی رحمة اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں صحیح ایضاً یعنی یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

مسئلہ

اِس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بعض اوراَد و وظائف ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انہیں ایک دفعہ پڑھنے سے دوسرے اوراد و وظائف کی بہ نسبت زیادہ ثواب ملتا ہے۔ مثلاً بی بی صفیہ رضی اللّٰہ عنہا کی چار ہزار (۴۰۰۰) کی گنتی کے مطابق صرف ایک دفعہ "سبحان اللّٰہ عدد ماخلق من شئی" پڑھنے سے برابر ثواب ملا۔ اِس کی تائید اِس حدیث صحیح سے بھی ہوتی ہے کہ سورۃ اخلاص، کلام الٰہی ہے اِسے ایک دفعہ پڑھنا تہائی قرآن کے برابر ثواب ہے۔ معلوم ہوا کہ دُرود لکھی یا دُرود ہزارہ شریف جیسے اوراد و وظائف کو یہ ثواب حاصل ہے کہ انہیں ایک دفعہ پڑھنے سے دوسرے اَوراد و وظائف سے ثواب زیادہ ملتا ہے اور یہ مشائخ کرام رحمھم اللّٰہ کا اپنا تجربہ ہے اور دیگر دُرودوں کے متعلق بھی تصریح ملتی ہے۔ تفصیل فقیر کی "شرح دلائل الخیرات" اور رسالہ "اوراد و وظائف پر اعتراضات کے جوابات" میں دیکھئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حدیث نمبر4

عن سعد بن ابی وقاص ﷛ انه دخل مع النبی ﷺ علی امرأة وبید یھانوی واحصی تسبیح فقال اخبرک بما ھوالیسر علیک من ھذاوافضل قولی سبحان اللّٰہ عدد ماخلق فی السماء سبحان اللّٰہ عدد ماخلق فی الارض سبحان اللّٰہ عدد مابین ذلک وسبحان اللہ عدد ماھو خالق اللّٰہ اکبر مثل ذلک والحمد للّٰہ مثل ذلک ولا الہ الا اللّٰہ مثل ذلک ولا قوۃ الا باللّٰہ مثل ذلک اخرجه (ابوداؤد والترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم وصححہ)

فائدہ

اس حدیث شریف سے تسبیح کے دانوں پر روکنے کی بات نہیں بلکہ اصول حدیث کے مطابق یہ عمل حدیث تقریری کے لحاظ سے ثابت ہوا آپ نے تسبیح کے ورد کو برقرار رکھ کردوسرے ایک افضل عمل کی تلقین فرمائی اور یہ ظاہر ہے کہ اعلیٰ حکم کی ترغیب سے ادنیٰ عمل کی نفی نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر5

عن ابی صفیة مولی النبی ﷺ انہ کان یوضع لہ نطع ویجاء بزنبیل فیہ حصی فیسبح بہ الی نصف النھار ثم یرفع فاذا صلی الاولٰی اتٰی بہ فیسبح بہ حتی یمسی. کذافی جزء ھلال الحفار ومعجم للصحابة للبغوی وتاریخ عساکر عن طریق بن سلیمان عن ابی بن کعب عن بقیة عن ابی صفیة رضی اللّٰہ عنھم اجمعین .

فائدہ

یہ وہی طریقہ مبارکہ ہے جیسے ہم عام طور مشکلات ومصائب اوراَمراض کے دفعیہ کے لئے درود شریف وغیرہ پڑھتے ہیں یامُردوں کی اَرواح کوایصالِ ثواب کی خاطر عموماً سوئم وچہلم پر چنے پڑھتے ہیں اس طرح گٹھلیوں کو کپڑے میں محفوظ رکھتے ہیں یہ تمام اُمور بدعتِ قبیحہ جیسی خرابی سے پاک ہیں کیونکہ یہ مراسم یعنی شمار کے طریقے خیرالقرون میں موجود تھے لیکن جس کی قسمت کا بیڑا غرق ہوتا ہے تو وہ خواہ مخواہ خیر کو بدعت وحرام کے فتوے لگاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حدیث نمبر6

اخرجہ الامام احمد فی الذھد ثنا عن عبدالواحد بن زیادعن یونس بن عبید عن امہ قالت رأیت اباصفیہ رجل من اصحاب النبی ﷺ وکان جارنا قالت فکان یسبح ....الخ

فائدہ

اِس سے ثابت ہوا کہ یہ عمل معمولاتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے اور صحابہ علیہم الرضوان کے معمولات کو بدعت کہنا بدقسمت لوگوں کا شیوہ ہے۔

حدیث نمبر7

عن مولاۃ لسعدان سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کان یسبح بالحصی اخرج ابن ابی شیبہ فی المصنف۔

سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کنکریوں پر تسبیح پڑھتے تھے۔

فائدہ

یہی سعد رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک عورت کو گٹھلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور حضور ﷺ نے اسے روکنے کے بجائے دوسرا وظیفہ بتایا اِس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو گٹھلیوں پر پڑھنے کا شوق پیدا ہوا ہوگا اِسی لئے آپ رضی اللہ عنہ نے گٹھلیوں پر پڑھنا شروع کیا۔

حدیث نمبر8

عن جابر عن امرأۃ حدثتہ عن فاطمۃ بن الحسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) انھا کانت تسبح بخیط معقود فیھا ھکذاقال ابن سعد فی الطبقات انا عبید اللّٰہ بن موسیٰ انا اسرائیل........الخ سیدہ فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہا ۔

فائدہ

یہ وہی طریقہ ہے جسے ہمارے عرف میں تسبیح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

حدیث نمبر 9

اخرج عبداللہ بن الامام احمد رضی اللہ عنہ فی زوائد الزیدمن طریق نعیم بن محرزبن ابی ہریرۃ عن جدہ عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)انہ کان لہ خیط فیہ الفاعقدۃ فلاینام حتی یسبح بہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک بڑا دھاگہ تھا جس کی دو ہزار (۲۰۰۰) گرہیں تھیں اُس پر آپ تسبیح پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر 10

اخرج احمد فی الزھد ثنا مسکین بن نکیر انا ثابت بن عجلان عن القاسم بن عبدالرحمن قال کان لابی الدرداء نوی من نوی العجوۃ فی کیس فکان یُصلی الغداۃ اخرجھن واحدۃ واحدۃ یسبح بھن حتی ینفد.

فائدہ

یہ وہی طریقہ ہے جو ہمارے مشائخ کرام رحمہم اللہ میں رائج ہے کہ صبح کی نماز پڑھ کر اوراد ووظائف میں مشغول ہوجاتے ہیں اشراق تک پڑھتے رہتے ہیں۔

حدیث نمبر 11

عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہ)انہ کان یسبح بالنوی بحزع اخرجہ ابن سعد .

فائدہ

تسبیح دانوں والی کا ثبوت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ایسے دلائل کے باوجود جو بھی اِسے بدعت کہے خود سوچے وہ بدبخت کس زُمرہ میں شمار ہوگا۔

حدیث نمبر 12

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً نعم المذکر السُبحتہُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے فرمایا"تسبیح کیسی اچھی یاددلانے والی ہے"۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وقال اناعبدو س بن عبداللہ انا ابو عبداللہ الحسین ابن فتحویہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

الشقفی ثنا علی بن محمد بن بصرویه ثنا محمد بن هارون بن عیسٰی المنصور الهاشمی حدثنی محمد بن علی بن حمزة العلوی حدثنی عبد الصمد بن موسٰی حدثتنی زینب بنت سلیمان بن علی حدثتنی ام الحسن بنت جعفر بن الحسن عن ابیها عن جدها عن علی مرفوعاً (رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین)

فائدہ

تسبیح کے دانوں اور گٹھلیوں وغیرہ کی اَصل غرض بھی یہی ہوتی ہے کہ اِنسان ذکر میں مصروف ہوکر خارجی اُمور کے شغل سے محفوظ ہوجائے۔ اِس کا ثبوت سلاسلِ طیبہ کے پیرانِ پیر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمادیا ہے۔

حدیث نمبر13

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ انه کان یُسبح بالحصٰی .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کنکریوں پرتسبیح پڑھتے تھے۔'' (رواہ ابن ابی شیبہ)

حدیث نمبر14

واخرج ای ابن ابی شیبه من طریق ابی نضرة عن رجل من الطفاوة قال نزلت علی ابراهیم ومعه کیس فیه حصی اونوی فسبح به حتی ینفد .

ایک جوان طفاوہ (جگہ کا نام) کا کہتا ہے کہ میں ابراہیم (تابعی) کے ہاں حاضر ہوا، اِن کے ہاں ایک کیس (تھیلا) تھا جس میں کنکریاں یا گٹھلیاں تھیں جن پر تسبیح پڑھتے یہاں تک کہ وہ ختم کرتے۔

حدیث نمبر15

عن زاذان قال اخذت من امرأة تسابیح لما فلما اتیت علیا قال اردد علی ام یعفور تسابیحا

(رواہ ابن شیبہ)

زاذان نے کہا کہ میں نے ایک بی بی سے تسبیح چھین لی جب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُم یعفور کو اِن کی تسبیح واپس کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اجماع امت

جیسے تسبیح کے دانے پر وکر ستی پڑھتے ہیں بہیئتِ کذائیہ عالمِ اسلام کے تمام مشائخ، علماء، فقہاء کرام رحمہم اللّٰہ تعالیٰ یہاں تک صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا معمول رہا چنانچہ سیدنا جلال الدین رحمہم اللّٰہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

وقد اتخذ السبحته سادات يشارا ليهم ويؤخذ عنهم ويتعمد عليهم كابى هريرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ....الخ

تسبیح اِن سادات بزرگوں کا طریقہ ہے جو اہلِ اسلام کے برگزیدہ ہیں اور اِسلامی اُمور میں اُن پر اعتماد ہے جیسے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (وغیرہ) (الحاوی للفتاویٰ، جلد۲ صفحہ ۳۹)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کے متعلق بعض روایات سابقہ اَوراق میں گذری ہیں چند مزید ملاحظہ ہوں۔

۱)......حضرت جلال الدین رحمۃ اللّٰہ علیہ لکھتے ہیں:

وكان خيط فيه الفا عقدة فكان لاينام حتى يسبح به اثنّى عشرة الف تسبيحته قاله عكرمه رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک دھاگہ تھا جس پر دو ہزار (۲۰۰۰) گرہیں تھیں اس پر بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) بار تسبیح پڑھ کر آرام فرماتے (یہ حضرت عکرمہ تابعی رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے۔

۲)......عن ابى نصرة الغفارى قال حدثنى شيخ من طفاوه قال تثويت ابا هريرة بالمدينة فلم اررجلا اشد تشمير ا ولا اقوم على ضيف منه قال فينما انا عنده وهوعلى سريرله ومعه كيس فيه حصى اونوى واسفل منه جارية سودرء وهو يسبح بها حتى اذاانفد مافى لكيس فد فعته اليه يسبح (سنن ابوداؤد)

طفاوہ کا ایک مرد (تابعی) کہتا ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مہمان ہوا آپ رضی اللہ عنہ جیسا بڑا عبادت وریاضت والا اور مہمان نواز نہیں دیکھا رات کے وقت اُن کی چارپائی میرے قریب تھی میں نے دیکھا اُن کا کیس (تھیلا) تھا اُس میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کنکریاں یا گٹھلیاں تھیں جن پر آپ تسبیح پڑھتے تھے یہاں تک کہ اُسے ختم کیا تب آرام فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ کی سیاہ رنگ باندی تھی وہ کنکریاں وغیرہ سمیٹ کر پھر اُسی تھیلے میں رکھ دیتی تھی۔

فائدہ

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تثویت بمعنی تضفیت ونزلت فی منزلہ یعنی میں مہمان ہوا اور اُس کے گھر میں اُترا۔ اِسی سے ہے المثوی بمعنی المنزل ۔

۳)......سیدنا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی چند دانوں کی تسبیح تھی جس کا رنگ سیاہ اور سفید تھا جسے عربی میں "مجزع" کہا جاتا ہے۔ (الحاوی للفتاوی)

لطیفہ

ہمارے بعض صوفی صاحبان رنگ برنگی تسبیحوں کے شوقین ہوتے ہیں اُن کا مزاج سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مزاج کا عکس ہے کیسے خوش قسمت ہیں یہ صوفی کہ اِن کا مزاج صحابیوں جیسا ہے وہابیوں جیسا نہیں۔

آخری گذارش

مسائل دلائل قرآن وحدیث اور کردار صحابہ اور اُمت کے صلحاء، فقہاء، علماء، اولیاء علیہم الرضوان کے اقوال واحوال سے ثابت ہوتے ہیں۔ الحمد للہ عزوجل فقیر نے گذشتہ اَوراق میں اَحادیث مبارکہ کی تصریحات کے علاوہ جلیل القدر صحابہ و تابعین اور اولیائے امت وعلمائے ملّت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تصریحات اور اُن کے طریقے واضح طور پیش کیے ہیں اِس کے باوجود کوئی بدعت کی رَٹ لگائے تو اُس کی اِسلام دشمنی ہی ہے۔

اصلی راز

دراصل تسبیح کے منکرین صوفیہ کرام اور اولیائے عظام علیہم الرضوان کے دُشمن ہیں اِن کے احوال واقوال اُن کے لئے زہر قاتل ہیں کیونکہ یہی حضرات تو ہیں جنہوں نے شیطان کی ہر کاروائی کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا اَب اعدائے صوفیہ چاہتے ہیں کہ اِن کے مشن کو کمزور کر کے شیطان ابلیس کو خوش کیا جائے۔ لیکن انہیں یاد رہنا چاہئے کہ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور فارسی کا مصرعہ مشہور ہے کہ ؎ چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

فقیر کی ایک حقیری پیشکش مخالفین کے لئے الحمد للہ عزوجل بڑا پہاڑ ثابت ہوگی ان شاء اللہ عزوجل اِسے توڑنا بجائے ماند اِسے معمولی سی خراش بھی نہیں آنے پائے گی بلکہ جو اِس سے ٹکرائے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔

آخر میں فقیر اِن کے ایک لیڈر کی تحریر پیش کرتا ہے جسے وہ اِس کی تحریر اپنے لئے حجت سمجھتے ہیں۔

گھر کی گواھی

فقیر کا تجربہ ہے کہ مخالفین کو قرآن واحادیث وغیرہ سے دلائل کے انبار لگا دو نہیں مانیں گے ہاں اِن کے کسی بڑے کا قول دکھا دو تو مانتے پھر بھی نہیں۔ لیکن اتنا فائدہ ہو جاتا ہے کہ اِن کے شور مچانے پر ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔ اِس مسئلہ سے ہی آزمالیں۔ مثلاً ہم اہلسنت درود شریف اور دیگر اوراد و وظائف تسبیح کے دانوں یا گٹھلیوں پر یا کنکریوں پر پڑھتے ہیں اِسے مخالفین بدعت سے تعبیر کرتے ہیں اِس کا ثبوت فقیر اِن کی تبلیغی نصاب، فضائل ذکر کتاب سے پیش کرتا ہے۔ مولوی ذکریا کاندھلوی دیوبندی نے لکھا:

احادیث مبارکه

ا)...... عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انه دخل مع النبی ﷺ علی امرأة وبین یدیها نوی اوحصی تسبیح به فقال الا اخبرک بما هو ایسر علیک من هذا اوافضل ،سبحان عدد ما خلق الارض وسبحان اللّٰه عدد مابین ذلک وسبحان الله عدد ماهو خالق واللّٰه اکبر مثل ذالک والحمد للّٰه مثل ذلک ولااله الا للّٰه مثل ذلک ولاحول ولا قوة الا باللّٰه مثل ذالک .

ترجمه

حدیث میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک صحابی عورت کے پاس تشریف لے گئے اِن کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اِس سے سہل ہو یعنی کنکریوں پر گننے سے سہل ہو۔ یا یہ ارشاد فرمایا کہ یا اِس سے افضل ہو۔ سبحان اللّٰه عدد ماخلق.... (اخیر تک)

یعنی ''اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتی ہوں بقدر اُس مخلوق کے جو آسمان میں پیدا کی اور بقدر اُس مخلوق کے جو زمین میں پیدا کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com

اور بقدر اُس مخلوق کے جو اِن دونوں کے درمیان ہے یعنی آسمان وزمین کے درمیان ہے اور اللہ تعالٰی کی پاکی بیان کرتی ہوں بقدر اِس کے جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے اور اِس سب کے برابر **اللّٰہ اکبر** اور اِس کے برابر ہے **الحمد للّٰہ** اور اسی کے مانند **لاالٰہ الا اللّٰہ** . (رواہ ابو داؤد والترمذی وقال الترمذی حدیث غریب کذافی المشکوۃ قال القاری وفی نسخۃ حسن غریب اہ وفی التسھل اخرجہ ایضاً النسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم والترمذی وقال حسن غریب من ھذاالوجہ اہ قلت وصححہ الذھبی)

فوائد الحدیث

ملاعلی قاری رحمۃ اللّٰہ علیہ نے لکھا ہے کہ اِن کیفیات کے ساتھ تسبیح کے افضل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اِن الفاظ کے ذکر کرنے سے اِن کیفیات کی طرف ذہن متوجہ ہوگا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جتنا بھی تدبر اور غور وفکر سے زیادہ ہوگا اُتنا ہی ذکر افضل ہوگا۔ اِس لئے قرآنِ پاک جو تدبّر سے پڑھا جائے وہ تھوڑا سا بھی اُس تلاوت سے بہت افضل ہے جو بلا تدبّر کے ہو اور بعض علماء نے کہا ہے کہ اَفضلیت اِس حیثیت سے ہے کہ اِس میں اللہ عزوجل کی حمد وثنا کے شمار سے عجز کا اِظہار ہے جو کمال ہے عبدیّت کا۔ اسی وجہ سے بعض صوفیہ کرام رحمھم اللّٰہ سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ گناہ تو بلا حساب اور بے شمار کرتے ہو اور اللہ عزوجل کے پاک نام کو شمار سے اور گن کر کہتے ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ شمار نہ کرنا چاہیے اگر ایسا ہوتا تو پھر اَحادیث میں کثرت سے خاص خاص اوقات میں شمار کیوں بتائی جاتی حالانکہ بہت سی احادیث میں خاص خاص مقداروں پر خاص خاص وعدے فرمائے گئے ہیں بلکہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ صرف شمار پر قناعت نہ کرنا چاہیے بلکہ جو اوراد مخصوص اوقات میں متعین ہیں اُن کو پُورا کرنے کے علاوہ خالی اوقات میں بھی جتنا ممکن ہو بے شمار اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول رہنا چاہیے کہ یہ ایسی بڑی دولت ہے جو شمار کی پابندیوں اور اِس کے حدود سے بالاتر ہے۔

۲)...... اِن اَحادیث سے تسبیح متعارف یعنی دھاگہ میں پروئے ہوئے دانوں کا حوالہ ملا۔ ایک فرقہ (گروہ) نے اِس کو بدعت کہہ دیا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے جب اِس کی اَصل ثابت ہے حضور ﷺ نے کنکریوں اور گٹھلیوں پر پڑھتے ہوئے دیکھا اور اِس پر اِنکار نہیں فرمایا تو پھر اَصل ثابت ہوگئی دھاگہ میں پرودینے میں اور نہ پرونے میں کوئی فرق نہیں۔ اِس وجہ سے جملہ مشائخ کرام رحمھم اللّٰہ اور فقہا رحمھم اللّٰہ اِس کا اِستعمال فرماتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۳)......مولانا عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل رسالہ ''نزہتہ الفکر'' اِس بارے میں تصنیف فرمایا ہے۔

۴)......ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح دلیل ہے تسبیح متعارف کے جواز کی، اِس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن گٹھلیوں یا کنکریوں پر گنتے ہوئے دیکھا اور اِس پر انکار نہیں فرمایا جو شرعی دلیل ہے اور کُھلے دانے یا پروئے ہوئے میں کوئی فرق نہیں ہے اِس لئے جو لوگ اِس کو بدعت کہتے ہیں اُن کا قول قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ صوفیہ رحمھم اللہ کی اصطلاح میں اس کو ''شیطان کا کوڑا'' کہا جاتا ہے۔

۵)......حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں کسی نے ایسے وقت میں بھی تسبیح دیکھی جب وہ منتہائے کمال پر پہنچ چکے تھے تو اُن سے اِس بارے میں سوال کیا۔ فرمایا جس چیز کے ذریعہ سے ہم اللہ عزوجل تک پہنچے ہیں اس کو کیسے چھوڑ دیں۔

۶)......بہت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اُن کے پاس کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رہتی تھیں اور وہ اُن پر گن کر تسبیح پڑھا کرتے تھے چنانچہ۔

۷)......حضرت ابُو صفیہ رضی اللہ عنہ صحابی سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ کنکریوں پر گنا کرتے تھے۔

۸)......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے گٹھلیاں اور کنکریاں دونوں نقل کی گئی ہیں۔

۹)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی کنکریوں پر پڑھنا نقل کیا گیا ہے۔

۱۰)......مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دھاگہ رہتا تھا جس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں اُن پر شمار فرمایا کرتے تھے۔

۱۱)......ابوداؤد میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں بھری رہتی تھیں اُن پر تسبیح پڑھا کرتے اور جب وہ تھیلی خالی ہوجاتی تو ایک باندی تھی جو اُن سب کو پھر اُس میں بھر دیتی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس رکھ دیتی۔ خالی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ تھیلی میں سے نکالتے رہتے اور باہر ڈالتے رہتے تھے اور جب وہ خالی ہوجاتی تو سارے دانے سمیٹ کر وہ باندی پھر اس تھیلی میں بھر دیتی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۲)......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ نقل کیا گیا ہے کہ اُن کے پاس ایک تھیلی میں عجوہ کھجور کی گٹھلیاں جمع رہتیں صبح کی نماز پڑھ کر اُس تھیلی کو لے کر بیٹھتے اور جب تک وہ خالی نہ ہوتی بیٹھے رہتے۔

۱۳)......حضرت ابوصفیہ رضی اللہ عنہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اُن کے سامنے ایک چمڑہ بچھا رہتا اس پر کنکریاں پڑی رہتیں اور صبح سے زوال کے وقت تک اُن کو پڑھتے رہتے جب زوال کا وقت ہوتا تو وہ چمڑا اٹھالیا جاتا وہ اپنی ضروریات میں مشغول ہوجاتے اِس کے بعد پھر وہ بچھادیا جاتا اور شام تک اُن کو پڑھتے رہتے۔

۱۴)......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پوتے نقل کرتے ہیں کہ آپ کے ابا کے پاس ایک دھاگہ تھا جس میں دوہزار (۲۰۰۰) گرہیں لگی ہوئی تھیں وہ اُس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک ایک مرتبہ اِن پر تسبیح نہ پڑھ لیتے۔

۱۵)......حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ نقل کیا گیا ہے کہ اُن کے پاس ایک دھاگہ تھا جس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں اُن پر تسبیح پڑھا کرتی تھیں۔

فائدہ

صوفیہ رحمھم اللہ کی اصطلاح میں تسبیح کا نام "مُذَکِّرہ" یاددلانے والی بھی ہے اِس وجہ سے کہ جب یہ ہاتھ میں ہوتی ہے تو خود بخود پڑھنے کو جی چاہتا ہے اس لئے گویا اللہ عزوجل کے نام کو یاددلانے والی ہے۔

۱۶)......اِس بارے میں ایک حدیث بھی نقل کی جاتی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ تسبیح کیا ہی اچھی مُذَکِّرہ یعنی یاددلانے والی چیز ہے۔

۱۷)...... اِس باب میں ایک مسلسل حدیث مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے نقل فرمائی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مولانا سے لے کر اُوپر تک ہر استاذ نے اپنے شاگرد کو ایک تسبیح عطا فرمائی اور اِس کے پڑھنے کی اجازت بھی دی۔ اخیر میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تک یہ سلسلہ پہنچتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تو میں نے اُن سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بلند مرتبہ پر بھی تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے استاد سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تو اِن سے بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.com
www.FaizAhmedOwaisi.com www.FaizaneOwaisia.com

سوال کیا تھا جو تم نے کیا۔انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی اپنے استاذ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تھی تو یہی سوال کیا تھا۔انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے اپنے استاذ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تو یہی سوال کیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے اپنے استاذ حضرت عمر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تھی تو یہی سوال کیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے اپنے استاذ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (جو سارے مشائخ چشتیہ کے سرگروہ ہیں) کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تھی تو عرض کیا تھا کہ آپ ﷺ کی اس رفعتِ شان اور علومرتبہ کے باوجود بھی اب تک تسبیح آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہے۔تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم نے تصوّف کی ابتدا میں اس سے کام لیا تھا اور اِس کے ذریعہ سے ترقی حاصل کی تھی تو گوارا نہیں کہ اب اٰخیر میں اِس کو چھوڑ دوں۔ چاہتا ہوں کہ اپنے دل سے، زبان سے ،ہاتھ سے، ہر طرح اللہ عزوجل کا ذکر کروں۔ (فضائل ذکر، زکریا کاندھلوی دیوبندی)

انتباہ

مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی نے وہی کہا جو ہم کہتے ہیں اُس نے بھی بدعت کے فتویٰ لگانے والوں کی مذمت کی ہے۔

بزم فیضان اویسیہ
www.faizaneowaisia.com

هذا آخر مارقمه قلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور پاکستان ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ۔

الحمد لله علی ذلک وصلی الله تعالیٰ علی حبیبه الکریم وعلی آله واصحابه اجمعین .

☆......☆......☆

☆......☆

☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari